تیسرا رُخ

خیالات و تخیلات کا مجموعہ

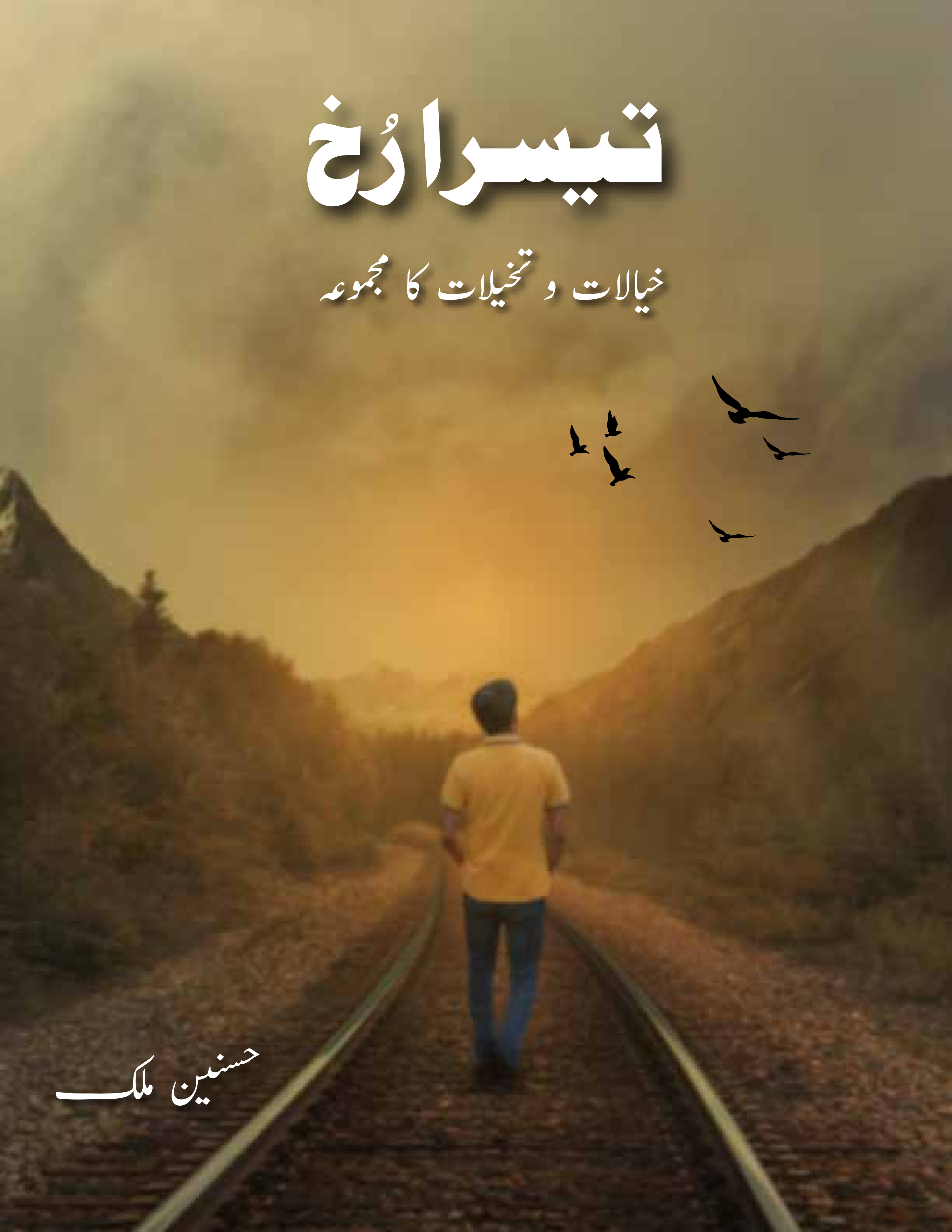

حسنین ملک

پھولوں کی خوبصورتی کی
تعریف سے زیادہ مالی کی
محنت کی تعریف کرنا
ضروری ہے۔

آواز کی خوبصورتی اللہ

کی عطا ہے

انداز کی خوبصورتی آپکی

اپنی ادا ہے۔

دین اور نسلوں کو
مسلکوں کی پہنچ سے
دور رکھیں۔

بعض ایسے بھی مخلص
دیکھے ہیں جن کے پاس
خلوص دینے کا بھی وقت
نہیں۔

والدین اور بڑوں کا ادب یا
خدمت یہ ہے کہ اُن کے
کہنے سے پہلے اُن کی ضرورت
کو خود سے محسوس کرتے ہوئے
اُن کیلئے کام کرنا، اگر اُنہوں نے
کہہ دیا تو پھر وہ حکم بن جائے
گا اور وہ پورا کرنا ڈیوٹی
ہے' خدمت نہیں۔

فضاؤں میں مسلسل پَر کھول
کے اُڑنے والے بھی پہلے بہت
زور سے پَر مار کے اُڑتے ہیں
زندگی میں کوشش کرنا کبھی
مت چھوڑیں اللہ ایک دن
آپ کے پَر کھول دے گا۔

دوزخ اکثر جنت
سے کہتی ہے
کریں گنتی؟

کسی کو بے علم کہنے کیلئے علم
ہونا ضروری ہے، کسی کو بے شرم
کہنے کیلئے ہمارے اندر شرم ہونا
لازمی ہے یہی اصول بے ایمان
کہنے والوں پر بھی لاگو ہے۔

کچھ لوگوں کے خیالات
اچھے ہوتے ہیں
اور کچھ لوگ اچھے۔

ہم پر عربوں، ترکوں، افغانوں
مغلوں اور انگریزوں نے
حکومت کی اور ہمیں غلام بنایا
اب ہماری غلام سوچ ہم پر
حکومت کرتی ہے۔

اگر تم سمجھتے ہو
اچھی تعلیم، اچھی نوکری
یا کاروبار، اچھا گھر اور
اچھی گاڑی حاصل
کر لینا ہی اچھا ہے
تو تم نہیں سمجھتے

گھُورنے والے مردوں کی دو قسمیں ہیں

ایک وہ جو گھورتے ہیں اور

نہیں چاہتے کہ پتہ چلے

دوسرے وہ جو گھورتے نہیں اور

چاہتے ہیں کہ پتہ چلے

جب اللہ پر چھوڑ دیں
تو سب اللہ پر چھوڑ دیں

اپنے ماں باپ اور بڑے بہن
بھائیوں کا ادب نہ کرنے والوں
سے علامہ اقبال اور قائدِاعظم کا
ادب کروانے کا ذمہ ہمارے
بیچارے نظامِ تعلیم کے سر پر
ہے۔

جب اللہ کی رضا کو اپنی منزل مانا جائے تو ہر طرف منزل نظر آتی ہے، پھر نہ تو انسان مایوس ہوتا ہے اور نہ ہی کبھی تھکتا ہے بلکہ ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، اُس کی رضا کو اپنی رضا جانتا ہے۔

اگر اُمتی کو دیکھ کر نبی ﷺ کا پتا چلتا ہے تو اللہ نہ کرے کوئی ہمیں دیکھ کر ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں رائے قائم کرے۔

عقلمند کو صرف بات بُری لگتی ہے

اور بے وقوف کو بات کرنے والا۔

جو حرام رزق کی شکل
میں ہمارے اندر جاتا ہے
وہی حرام عمل کی صورت
میں باہر نکلتا ہے۔

جو اظہار میں جلدی کرتے ہیں
اُنہیں انکار کرنے میں بہت
مشکل ہوتی ہے۔

مزدوروں کا عالمی دن

مزدور اس شخص کو کہتے ہیں
جسے آج کے دن بھی کام نہ
ملا تو رات کو اس کے بچے
بھوکے سوئیں گے۔

چاند کی خوبصورتی کی اصل
وجہ چاند سے فاصلہ ہے ورنہ
قریب سے وہ بھی ایک عام
سی جگہ ہے یہی حال ہم
لوگوں کا بھی ہے۔

صدقہ، خیرات اور مال دینا بڑی
بات مگر پیار بھرا لہجہ سب سے
افضل ہے۔
اسی لئے قرآن کہتا ہے
ایک میٹھا بول اور معاف کر دینا
بہتر ہے اُس خیرات سے جس
میں تکلیف چھپی ہو۔

(البقرہ 263)

ہم پہلے عقیدہ بناتے ہیں پھر
قرآن کو اُس عقیدے سے
پڑھتے ہیں
قرآن پہلے پڑھیں اور پھر
قرآن کے مطابق عقیدہ بنائیں۔

نبیوںؑ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو
پتہ چلے گا کہ سب کا دور الگ تھا
مسئلے الگ تھے، قومیں الگ تھیں
مخالف الگ تھے، علم الگ تھے حتیٰ کہ
رہن سہن بھی الگ اور زبانیں بھی الگ
تمام انبیاء میں جو چیز ایک جیسی تھی
وہ ہے "عاجزی"
یہ بڑے کمال کا راز اور حقیقت ہے

اگر محلے میں اعلان کرایا جائے
کہ میں بور ہو رہا ہوں یا
ہمارے گھر آج مٹر پکے ہیں
تو عجیب لگے گا، سٹیٹس لگا دیا
جائے تو کوئی عجیب بات نہیں۔
یہ بھی کتنی عجیب بات ہے۔۔۔

کالا ہو یا سفید جادو
پہلے لوگوں کو متاثر کرنے
کے لیئے ہوتا تھا
اب متاثرہ کرنے کے لیئے۔

ہمارا معاشرہ آزاد مرد اور
غلام عورت کے ملاپ کا
مرہونِ منت ہے جیسے ہی
الفاظ آپس میں بدلیں گے
معاشرہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔

جو مدرسہ یا پیر
کی تقلید سے بچ جاتے ہیں
وہ امام اور مفسر کی تقلید کا
شکار ہو جاتے ہیں۔

امیر ہو اور سخی ہو
بڑی نعمت ہے
غریب ہو اور سخی ہو
بڑی کرامت ہے

اُمت کی ماں سے عقیدت ہوتی ہے

قوم کی ماں کی عزت ہوتی ہے

مگر اپنی ماں کو کچھ بھی نہ دیں

تو وہ پھر بھی محبت دیتی ہے

اور اکثر تو یکطرفہ محبت۔۔۔

بے شک جن لوگوں نے دین میں
فرقے بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے
آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(الانعام: 159)

دکھ کی بات یہ ہے کہ قرآن کی اتنی
واضح آیات کے باوجود ہم سُنی، شیعہ
دیوبندی اور اہلِ حدیث کہلوانے
میں شرم محسوس نہیں کرتے۔

اسلام کا سب سے واضح معنی
سلامتی ہے
ایمان کا سب سے قریبی مطلب
امن ہے
اور دین ان دونوں کو قائم
رکھنے کا نام ہے

محبتوں کے بیج بونے
کی سب سے بہترین جگہ
نفرتوں کے کھیت ہیں۔

ایک دعا یہ بھی ہے کہ
اے اللہ ہمیں بدعا دینے
اور لینے سے بچا۔

غصے کے وقت بزدل بن جانا
سب سے بڑی بہادری ہے

رسول ﷺ نے مالک کی وفات کے بعد انس بن مالک کو پال لیا، حضرت علی رضی نے ابو بکر رضی کی وفات کے بعد محمد بن ابو بکر کو گود لے لیا، رسول ﷺ اور علی رضی کے مالی حالات بہت خراب تھے، ہم وسائل رکھنے کے باوجود ایسا نہیں کر پا رہے، یہ رسم زندہ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

پہلے جانو، پھر مانو، پھر عمل کرو

اور تب دوسروں تک پہنچاؤ

یہی اصل کامیابی ہے۔

روحانی نظام میں
کرامت شاگرد ہے
اور استقامت استاد

جب مان ٹوٹتے ہیں
تو انسان ٹوٹتے ہیں
لوگوں کے مان مت توڑیے
انسانیت زندہ رہے گی۔

غریب کی روٹی اور امیر
کے گھر کھڑی گاڑی
ایک ساتھ مہنگی ہو جاتی ہیں

آجکل نامحرم وہ جس سے
بات کرنا ہمیں پسند نہیں ہے
یا اس سے کوئی فائدہ متوقع
نہیں
ہے۔

پوچھنا یہ تھا کہ قیامت کے
دن جب صور پھونکا جائے گا
تو فقہ جعفریہ کا ٹائم استعمال
ہوگا یا حنفیہ کا؟

ضمیر کی لاش سے
آنے والی بدبو کو
بے حسی کہتے ہیں

قرآن

بکھرے ہوؤں کو نکھرا
ہوا کر دیتا ہے
یقین نہیں تو ایک بار پڑھ
کر آزما لیجیئے

ہمارا بڑا المیہ یہ ہے کہ جو
اپنی ذات پر اور اپنے گھر
والوں پر دین نہیں لاگو کر
پاتے وہی محفلوں میں اور
سوشل میڈیا پر دین کے
علمبردار ہیں۔

میں نے ان معاملات پر
بھی لوگوں کو لڑتے دیکھا
جن معاملات پر اللہ نے قرآن
میں ایک لفظ لکھنا بھی
مناسب نہیں سمجھا۔

الفاظ اور انداز

ان چابیوں سے دل کا دروازہ کھلتا ہے جو پھر بھی نہیں کھل رہا، وہ آپکا دروازہ ہی نہیں ہے

جس جس مذہب اور قانون
نے انسانی فطرت کو بدلنے
کی کوشش کی وہ ختم ہو گیا
اور فطرت باقی رہی
آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

کیا یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی
گستاخی نہیں کہ جس زبان سے
گالی نکالی جائے اسی زبان سے
کچھ دیر بعد اپنے نبی ﷺ کا
نام پکارا جائے
اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے

ہماری مائیں ہمیشہ کہتی تھیں
شام سے پہلے گھر آجایا کرو
اب مائیں شام کے بعد گھر
سے نکل جاتی ہیں۔

خود غرض اور مخلص، دونوں کا
اصل چہرہ دیکھنا ہو تو اُن کی
غرض پوری کرنا بند کر دیں۔

حیرت ہے کہ نبی ﷺ کی
جوتیاں (نعلین) روز بروز
مشہور ہوتی جا رہی ہیں اور
نقشِ قدم گمنام

تاریخ بتاتی ہے کہ عام
لوگ انسانی رشتوں میں
سکون ڈھونڈتے رہے
اور
خاص لوگ انسانیت کے
رشتوں میں۔۔

"دین میں کوئی جبر نہیں"
اللہ کے اس قول پر غور کریں
کہیں جس دین کو ہم مانتے ہیں
اس میں کوئی جبر تو نہیں۔۔۔

سب سے بڑا بے وقوف،

بے وقوف سے بحث

کرنے والا ہے۔

قرآن کے اوپر سے ثواب
اور ایصال ثواب کا غلاف
اترے گا تو اندر سے صرف
تدبر و تفکر ہی نکلے گا

سفر کی مشکلات
گھر کی آسانیوں کا
شکرانہ پیدا کرتی ہیں

ایک دفعہ گاڑی چلاتے ہوئے ایک
بلی کا بچہ اچانک گاڑی کے نیچے آگیا
تھا، کافی دنوں تک وہ ذہن سے نہیں
نکلا میں سوچتا ہوں کیسے پھر ہم لوگ
انسان کو تکلیف دے کر سکون سے
اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔

وسوسہ خیالات کی
کرپشن کو کہتے ہیں۔

علم اور عقل کا ہمارے کردار
اور زبان سے نظر آنا ضروری
ہے جیسے تلواریں بنانے والوں اور
چلانے والوں کے جسموں پر
زخموں کے نشان، اُن کی پہچان
ہوا کرتے تھے۔

اگر آپ صرف انھیں موضوعات پر
بات کرتے ہیں جو میڈیا پر بولے
جاتے ہیں یا کتابوں میں لکھے ہوئے
ہیں تو آپ اس گھر میں پالے ہوئے
طوطے کی طرح ہیں، وہ جو سنتا ہے
وہی بولتا ہے، آپ کی ذاتی سوچ یا تو
پیدا ہی نہیں ہوئی یا مر چکی ہے۔

جب ہم آسانیاں بانٹنے کی
بجائے آسانیاں بیچنا شروع
کر دیں تو سمجھ جائیں
اللہ ہم سے ناراض ہے۔

سچے کی آہ
جھوٹے کا راستہ
تباہ کر کے چھوڑتی ہے

خاموشی وہ آواز ہے
جو آنکھوں کے راستے
دل پر چوٹ لگاتی ہے۔

عجیب بات ہے میں جتنے بھی
ملکوں میں گیا کہیں بھی کسی
دکان پر یہ نہیں لکھا دیکھا کہ
یہاں خالص دودھ، خالص شہد
یا خالص آٹا دستیاب ہے
وہاں صرف دودھ شہد اور
آٹا ملتا ہے۔۔۔

ہم میں سے اکثر اپنی
کمزوریوں کا علاج دوسروں
میں بھی وہی کمزوریاں
تلاش کر کے کرتے ہیں۔

جہاں اندھی تقلید عبادت
سمجھی جائے اُس معاشرے
میں سوچنا گناہِ کبیرہ ہے۔

جب پرورش کے دوران بچوں
کو احساسِ ذمہ داری نہ سکھایا
جائے تو اس قوم کے جوان بھلے
حکمران ہوں، سپاہی ہوں، کھلاڑی
ہوں یا نیوز اینکر، ہر پوزیشن
پر احساسِ ذمہ داری سے خالی
نظر آئیں گے۔

نعمت کے حقیقی علم کے
بغیر نعمت کا دل سے
شکرانہ ادا کرنا ناممکن ہے

کرم شکر میں اضافہ کرتا ہے

اور

شکر کرم میں

ہر بیمار معاشرے میں
شرم و حیا صرف عورت
کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ہم وضو کرنے کی جگہ
پر لکھتے ہیں کہ پانی
ضائع کرنا منع ہے
آنے والی نسلیں ہم
پر ہنسا کریں گی۔

تعلقات قائم ہیں تو
مفادات کا شکریہ ادا کریں

علم کا ذوق رکھنے والوں
میں سوال کبھی بھی فضول
نہیں ہوتا، جواب فضول
ہو سکتا ہے۔

لوگوں کو رسول ﷺ کی محنت کا کچھ تو
خیال کرنا چاہئے، جنہوں نے مختلف
مذہبوں، قوموں اور قبیلوں کو ایک جگہ
اکٹھا کیا اور اُس کا نام مسلمان رکھا، مسلمان
کہلوانے پر فخر محسوس کیا اور ان لوگوں
نے پھر عوام کو مذہبوں، قوموں
اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا۔

اگر صرف اللہ کے نام کی مالا
جپنے سے ہمارے حال میں کوئی
بہتری نہیں آرہی تو ایک دفعہ
اللہ کے بتائے ہوئے کام کر کے
بھی دیکھ لینا چاہیے۔

سر! منافقت اور مصلحت
میں کیا فرق ہے؟
جواب : مقصد ذاتی مفاد اور ذاتی
نقص چھپانا ہو تو منافقت ہے
جب اللہ کی رضا اور کسی کا پردہ
رکھنے کے لئے کی جائے تو
مصلحت
ہے۔

مسائل اگر اونچی آواز سے
حل ہو سکتے تو گدھے کے
تمام مسائل حل ہو
چکے ہوتے۔

برداشت ختم ہونے سے
پہلے کی حالت کو
شرافت کہتے ہیں۔

عجب منظر ہے!
اپنی بہنوں اور رشتے
داروں کی جائدادیں ہڑپ
کرنے والے ہندوستان سے
کشمیر کا حصہ لینے پر احتجاج
کر رہے ہیں

تجربات سے ثابت ہے کہ
جنھیں ہم گھنٹوں یاد کرتے ہیں
وہ ہمیں "گھنٹہ" یاد کرتے ہیں

دو حادثوں کے درمیانی
وقفے کو امن کہنا تباہی
کی طرف لے جاتا ہے۔

10 محرم کا پیغام

سمجھ نہیں آ رہا کہ

حسین رضی اللہ عنہ پر رویا جائے

یا اُن کا پیغام بھلائے جانے پر

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو
کونسی کتاب پڑھائی؟ ہمیں بھی
وہی ایک کتاب کافی ہے
اگر ہم پڑھ اور سمجھ لیں

راستے بدل لینے چاہیے
رویے بدلنے سے پہلے

سلیقہ سے
بات کہہ جانا ایک فن ہے
اور سہہ جانا ایک فن پارہ

شرم سے ڈوب کر مرنے
کیلئے اندر سے زندہ ہونا
ضروری ہے اس لئے
اب کوئی شرم سے ڈوب
کر نہیں مرتا۔

اب لوگ اتنی چھوٹی باتوں
پر جھوٹ بول دیتے ہیں
کہ ہر بار جھوٹ کے نئے
معنی اور پیمانے ایڈجسٹ
کرنے پڑتے۔

ہم صرف باتیں سنتے ہیں' ہم صرف باتیں پڑھتے ہیں (اخبار)، ہم صرف باتیں بناتے ہیں' اسی لیے ہمیں صرف باتیں کرنے والے ہی ملتے رہیں گے۔

بقول شاعر

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

صاحبِ نظر وہ ہے جو نظر
کے غَلط استعمال کو روکنے
میں کامیاب ہوگیا

کبھی ساز گناہ سمجھے جاتے تھے
پھر یہ عبادت کا درجہ اختیار کرگئے
آج یہ ضرورت ہیں وقت
کی، کل شاید کچھ بھی نہ ہوں
ہر دور کا کلچر ہر دور کے
مذہب کو شکست دے دیتا ہے۔

میں نے اپنی حاصل
کی ہوئی حقیقتوں کو
رد کرنے میں حقیقت
کا راز پایا۔

سر! تجزیہ اور تجربہ
میں کیا فرق ہے؟
جواب: تجربہ میدان میں
کھڑا پہلوان ہے اور تجزیہ
میدان سے باہر کھڑا تماشائی

ہر مسلمان کو لگتا ہے قرآن آسان
ہے مفتی صاحب، پیر صاحب اور
عالم صاحب کے لیے اور میرے
اللہ کو لگتا ہے قرآن آسان ہے
اسکے لئے جو بھی نصیحت
حاصل کرنا چاہے۔

میں نے استادوں سے سنا ہے کہ
جب تک دونوں میں سے ایک
بھی انسان چاہتا رہتا ہے
تعلق چل سکتا ہے۔

دل کے معاملات کو دل
کی نظر سے دیکھا کریں
دماغ لڑائیں گے تو سب
خسارہ نظر آئے گا۔

کسی کے رویے پر روئیں
مت اپنے آنسوؤں کو طاقت
بنائیں یہ طاقت آپکو اگلی
دفعہ رونے سے بچائے گی۔

نوکری کرنے والے وہ تمام لوگ
جن میں نوکروں والی عادتیں نہ
ہوں وہ سب سرکس کے شیر کی
طرح ہیں جو آسانی میں پڑ کر
اپنی اصل کو بھول گیا ہو۔

ہمیں وہ سب لوگ اچھے لگتے
ہیں جو ہماری باتیں مانتے ہوں اور
وہ سب برے لگتے جو ہماری باتیں
نہیں مانتے
ہمارے متعلق یہی قانون اللہ کا
بھی ہے مگر تب ہم پرواہ نہیں کرتے

منافق کا سچ خراب گھڑی کے وقت
کی طرح ہوتا ہے، چوبیس گھنٹوں
میں ایک دفعہ سچ نظر آئے تو متاثر
نہ ہوں ورنہ آپ متاثرین میں
شامل ہو جائیں گے۔

لباس شخصیت اور حیثیت
کے مطابق نہ ہو تو انسان
کو ننگا کر دیتا ہے۔

انسان کو زیادہ تر محبت
زندگی اور شخصیت خراب
کرنے والی چیزوں سے
ہوئی، کسی کو آکسیجن سے
محبت کیوں نہیں ہوتی!

جزباتی لوگ بے وقوف
ہو سکتے ہیں مگر
بے حس نہیں

کیا رکھا ہے کسی کے
عیبوں میں آپ کیلئے جو
اتنی توجہ دیتے ہیں!

جب لوگ زیادہ ہاں میں ہاں
ملائیں تو مجھے شک ہوتا کہ
کہیں میں غلط تو نہیں بول رہا۔

یہ ممکن ہے جو میں سوچتا ہوں
وہ ابھی بہترین نہ ہو مگر مجھے اطمینان
ہے کہ میں خود سوچتا ہوں
یہ بھی ممکن ہے جو تم مانتے ہو وہ
بہترین ہو مگر وہ تمھاری اپنی
سوچ نہیں ہے

وہ تکلیف نعمت ہے جو دوسروں
کی تکلیف کا احساس جگا دے اور
وہ نعمت تکلیف ہے جو دوسروں
تک پہنچ ہی نہ پائے۔

ہمیں وہ انسان ناپسند ہے جو اپنی
تعریف کروائے اور اس پر خوش
بھی ہو پھر اس خدا کے تصور کے
بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے
نام مالا جپنے والوں اور تعریف
کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اکیلے تنہا رہ لینا بہتر ہے
بجائے آپ دو یا زیادہ
لوگ ہوں اور پھر بھی
تنہائی محسوس ہو۔

سچ کی سب سے بہترین
شکل وہ ہے جس میں
سچ بولنا بھی نہ پڑے

علم کا ایک شکرانہ یہ ہے کہ
اپنے سے کم علم کو بھی قدر کی
نگاہ سے دیکھا جائے اور حُسن کا
ایک شکرانہ یہ ہے کہ کسی کم
حسین کے حسن کو بھی سراہا
جائے۔

بے ادب وہ ہے جو آداب
سمجھتا ہے مگر عمل نہیں کرتا
با ادب وہ ہے جس کے پاس
اختیار ہے مگر وہ بے ادبی
نہیں کرتا۔

جس معاشرے میں جھوٹ
عادت کا درجہ اختیار کر جائے
وہاں سچ کرامت کے درجہ
پر فائز ہو جاتا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ آج تک اولاد
کے بیچ والدین کی اخلاقی، دینی،
فکری یا علمی جائیداد کا مقدمہ
نہیں ہوا؟ جب بھی ہوا مالی جائداد
پر مقدمہ ہوا، انسان کی مال پرستی
اِس سے آگے پتہ نہیں کہاں تک
جائے گی؟

آپ کسی کے ساتھ بہت
خوش تبھی رہ سکتے ہیں
ہیں جب تعلق نیا ہو یا
برداشت کی عادت پرانی ہو

ظلم کے خلاف خاموشی
ظلم پر تالیاں بجانے
کے مترادف ہے

مقدار سے زیادہ وزن معیار
کا ہوتا ہے بالکل جیسے بازار کی
رونق دل کی تنہائی کو ختم نہیں
کر سکتی لیکن ایک ہم خیال
انسان کر سکتا ہے۔

سخی وہ ہے

جس کے پاس جو کچھ بھی ہو

وہ اُسے دوسروں کو بانٹنے کا جذبہ

رکھتا ہو، چاہے علم ہو، تجربہ

ہو، مال ہو یا ایک مسکراہٹ۔

تاریخ ایسے اللہ کے بندوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے زندگی بھر تقریر نہیں کی، خطبہ نہیں دیا، کتابیں نہیں لکھیں پھر بھی لوگوں کی زندگیاں بدل دیں۔ روحانی اصطلاح میں اس کو
”تلاوت الوجود“ کہتے ہیں

جس بندے سے دوسروں
کو تکلیف ملنا بند ہو جائے
وہ صاحبِ ایمان ہے۔

نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم دوپٹہ لیکر
مسجد چلی جائے یا آذان نشر کروائے تو
تو تالیاں' اگر ہمارے ہاں خدانخواستہ کسی
چرچ میں ایسا واقعہ ہو اور ہم ہمدردی
کی خاطر وہاں صلیب پہن کر چلے جائیں
یا چرچ جا کر بائبل سُن لیں تو۔۔۔
چھوڑیں ایسی باتیں نہیں
سوچتے ہوتے۔۔۔

شانِ محمد ﷺ

عنقریب تمھارا رب تمھیں اتنا عطا
کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤگے۔

الضحیٰ آیت 5

کمال ہستی ہے ہمارے نبی ﷺ کی، پوری کائنات اللہ کو راضی کرنا چاہتی اور اللہ ہمارے نبی ﷺ کو راضی کرنا چاہ رہا۔

اسی مقام کے لیے علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ
خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

پیغام برائے عیدالفطر

پاکستان میں سکھی مسلمانوں
کی طرح غریب غیر مسلموں
کو بھی نئے چاند کا شدت
سے انتظار ہے۔

Hassnain Malik

Writer, Editor, Trainer, Speaker, Social Worker

www.hassnainmalik.com
Email: imhassnain@gmail.com
Phone: +92 321 8470906
Twitter: @imhassnain
Instagram: @imhassnain
Facebook: @Hassnain.Malik.The.Trainer